الحمد للہ

رسالہ

شریعت

اور

طریقت

http://knooz-e-dil.blogspot.com/

جس میں شریعت اور تصوف کی تحقیق اور اولیاء اللہ سے محبت مذکور ہو

مصنفہ

مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری

مصنف تفسیر ثنائی وغیرہ

۲۳ دسمبر
سنہ ۱۹۰۹ء

[illegible] — محمد حبيب [illegible] المصطفى
[illegible] — [illegible] الصلوة والسلام [illegible]
صلى الله عليه وسلم [illegible] — [illegible]
[illegible] — [illegible]

[illegible]

تم بفضل الله وعونه كتاب الاربعين لابی محمد عبد الحق

اعتذار

[illegible] کے باعث [illegible] ترجمہ اور چند اغلاط [illegible] تحقیق درج نہیں [illegible] قارئین کرام خود ترجمہ اور تصحیح فرمالیں۔

التماس

حضرت والد ماجد نے حالیہ ہی میں دو کتابیں تالیف فرمائی ہیں (۱) کشف الغطاء عن رجال الصحیحین والموطا (۲) مفتاح الصحیحین دونوں مکمل ہو چکی ہیں اب حضرت والد صاحب ایک تفسیری تالیف میں مصروف ہیں جن کی دو جلدیں ختم ہو چکی ہیں اس [illegible] شرح [illegible]

[illegible]

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علی النبی و آلہٖ

التماسِ مصنّف

اس مسئلہ کی غلط فہمی سے کہ شریعت کو طریقت سے کیا نسبت اور تعلق ہے مسلمانوں میں سخت افراط و تفریط ہو رہی ہے۔ بعض بلکہ اکثر جہال تو اس بہانے سے کہ شریعت ظاہر ہے اور ظاہر بینوں کے لئے ہے تمام احکام شرعیہ کو جواب دے بیٹھتے ہیں۔ شریعت مطہرہ کے کسی حکم کا ادب ان کے دل میں نہیں ہے حتیٰ کہ نماز روزہ کو بھی جو نشانِ اسلام سمجھے جاتے ہیں یہ نالائق ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلنے والے صاف صاف لفظوں میں جواب دیدیتے ہیں اور کھلے منہ بغیر مطلب سمجھنے کے ایسے ایسے راگ الاپتے ہیں کہ

نہ گرد روز نہ مرغ کا نہ تھا سجدہ ہی سجدہ وضو کا تر ود کو زاہد شراب شوق پیتا جا

ایسے ہی بہا ہوں کے زخم اٹھا کر بعض اہل شریعت طریقت اور تصوف
سے منکر ہو جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہی نمازیں جو ہم سیدھی سیدھی
پڑھتے ہیں بس یہی اصل اسلام ہیں یہی پیغمبر اسلام علیہ السلام کی تعلیم کا خلاصہ
اور اصل ہیں مگر بغور دیکھیں تو دونوں کی رائے غلط۔ گو پہلے فریق
کی تو غلط بلکہ کفر تک پہونچتی ہے۔ اسلئے میں نے چاہا کہ اس رسالہ
میں شریعت اور طریقت کی نسبت اور تعلق بتلاؤں جو پیغمبر علیہ السلام
نے ان دونوں میں بتلایا ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ طریقت اور
تصوف کا بیان مشکل ہے جس کی بابت کہا جاتا ہے کہ ؎

فن التصوف ما ادق بیانہ
تحیر فیہ الا الامام الرازی

(یعنی تصوف کا فن ایسا باریک ہے کہ امام رازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جیسے باریک بین
بھی اس میں حیران و سرگرداں ہیں) پھر مجھ جیسے ہیچ مدان کی کیا ہستی کہ اسکا مطلب ادا کر سکے
مگر چونکہ اس مسئلہ کو بزرگان دین اور اکابرین ملت قدیم علماء کرام و صوفیائے
عظام رضی اللہ عنہم نے جو شریعت اور طریقت کے متعلق احکام ہیں واضح طور سے
بیان کیا ہوا ہے لہذا انہی کی کتابوں سے نقل کر کے مسئلہ ہذا کی
توضیح کرتا ہوں۔ الفضل للمتقدم ؎

(خاکسار مصنف)

شریعت اور طریقت

اس مسئلہ کی اصل بنیاد حدیث جبرئیل ہے جو بخاری و مسلم کی روایت سے مشکوٰۃ شریف میں منقول ہے جس کا مضمون ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

عن عمر بن الخطاب قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب الی ان قال اخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک الحدیث

ایک روز ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں بیٹھے تھے کہ ناگاہ ایک شخص مسافرانہ شکل میں بڑے سفید کپڑوں والا آیا اس نے ایمان اور اسلام کی بابت سوال کر کے یہ سوال کیا کہ حضرت احسان کیا چیز ہے آپ نے فرمایا

احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت ایسی طرح سے کیا کر گویا تو اسکو دیکھ رہا ہے اگر تو اسکو نہیں دیکھتا تو بھی یہ کوشش کئے جاؤ کہ وہ تجھے دیکھتا ہے یعنی جو کام کرو لے کمال اخلاص سے اور اس نیت سے کرو کہ خدا ہمارے ان کو دیکھ رہا ہے۔

ہر کام کے دو حصے ہوتے ہیں ایک ظاہر اور ایک باطن۔ ظاہر تو یہی ہاتھ پاؤں وغیرہ سے حرکات ہوتی ہیں مثلاً نماز پڑھتے ہوئے جسمانی حرکات کا ہونا ہاتھوں کا اٹھانا سر جھکانا زبان سے تکبیرات تسبیحات وغیرہ کا پڑھنا وغیرہ وغیرہ ظاہری افعال ہیں فقہاء اور علماء بھی انہی کے متعلق احکام بتلایا کرتے ہیں یعنی یہ کہ منہ اس طرف کرو ہاتھ یوں باندھو۔ سر یوں جھکاؤ اور ہاتھ پیچھے اٹھاؤ وغیرہ وغیرہ ظاہری احکام ہیں علماء اور فقہاء انہی ظاہری ارکان کی صحت دیکھ کر ان کی صحت کا فتوے دیا کرتے ہیں اور یہی انکا منصب ہے مگر باطنی فعل یعنی

اخلاص اور صحت نیت یعنی یہ کہ کرتے ہوئے عمل توجہ فاعل کی اللہ تعالے کی جانب پوری تھی یا نہیں ایسی چونکہ علماء کو اطلاع نہیں اسلئے اس کی نسبت بالاجمال ہی حکم لگا سکتے ہیں کہ ہر کام میں نیت نیک چاہئے لیں اسی باطنی حصہ کی اصلاح کا نام تصوف یا طریقت ہے چنانچہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں کہ:-

"شریعت را سہ جزو است علم و عمل و اخلاص تا این ہر سہ جزو متحقق نشوند شریعت متحقق نشود وچوں شریعت متحقق شد رضائے حق سبحانہ وتعالی حاصل گشت کہ فوق جمیع سعادات دنیویہ و اخرویہ است ورضوان من اللہ اکبر پس شریعت متکفل جمیع سعادات دنیویہ واخرویہ آمد و مطلبے نماند کہ ورائے شریعت دراں مطلب احتیاج افتد طریقت و حقیقت کہ صوفیہ بآں ممتاز گشتہ اند ہر دو خادم شریعت اند در تکمیل جزو ثالث کہ اخلاص ست پس مقصود از تحصیل آں ہر دو تکمیل شریعت ست نہ امر دیگر ورائے شریعت" (مکتوبات جلد اول مکتوب ۳۶)

شریعت کے تین حصے ہیں۔ علم، عمل اور اخلاص جبتک یہ تینوں حصے متحقق نہ ہونگے شریعت کا تحقق ہی نہ ہوگا اور جب شریعت متحقق ہوگی تو خدا تعالے کی مرضی حاصل ہو جائیگی جو تمام دنیاوی اور اخروی نیکیوں سے بڑھکر ہے کیونکہ خدا کی تھوڑی سی خوشی بھی بہت بڑی ہے پس شریعت تمام دنیاوی اور اخروی نیکیوں کی متکفل ہے اور کوئی مطلب شریعت سے باہر نہیں جسکی حاجت ہو۔ طریقت اور حقیقت جنکے ساتھ صوفیہ کرام ممتاز ہوئے ہیں۔ یہ دونوں تیسرے حصے کے کامل کرنے میں جسکا نام اخلاص ہے شریعت کی خادم ہیں۔ پس ان دونوں (طریقت اور حقیقت) کے حاصل کرنے سے اصل مقصود شریعت ہی کی تکمیل ہے نہ شریعت کے سوا کوئی دوسری بات۔

اسی جلد کے مکتوب ۸۴ میں فرماتے ہیں کہ:-

المقصود شریعت و حقیقت عین یکدیگر اند و در حقیقت از یکدیگر جدا نیستند۔ فرق صرف اجمال و تفصیل ست۔ استدلال و کشف است۔ غیب و شہادت ست۔ الی ان قال پس متحقق شد کہ خلاف شریعت علامت عدم وصول ست تحقیق کار سائلے از خواجہ نقشبند قدس اللہ تعالے سرہ الاقدس سوال کرد کہ مقصود از سیر و سلوک چیست فرمود تا معرفت اجمالی تفصیلی گردد و استدلالی کشفی شود رزقنا اللہ سبحانہ الثبات والاستقامۃ علی الشریعۃ علما وعملا صلوٰۃ اللہ تعالیٰ وسلامہ علی صاحبہا۔ (مکتوب ۳۶)

مطلب یہ ہے کہ شریعت اور حقیقت بالکل ایک ہی ہیں ایک دوسری سے جدا نہیں۔ فرق صرف اجمال اور تفصیل کا ہے اور استدلال اور کشف کا ہے (یعنے جو بات ظاہری علوم شرعیہ میں بالاجمال اور بالاستدلال ملتی ہے وہی طریقت میں بالتفصیل اور مشاہدے سے نظر آتی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ شریعت کا خلاف کرنا عدم وصول کی علامت ہے (یعنی جو کوئی صوفی کہلا کر شریعت کے خلاف کام کرتا ہے یہ سمجھو کہ وہ منزل مقصود پر نہیں پہونچا) ایک شخص نے حضرت نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ سیر و سلوک یعنی تصوف سے کیا مطلب ہے جواب دیا کہ اجمالی معرفت تفصیلی ہو جاوے (یعنے جو شریعت میں بالاجمال روحانی حالات بتلائے جاتے ہیں وہ مفصل معلوم ہو جائیں اور جو امر عقلی یا نقلی دلیل سے سمجھا جاتا ہے وہ کشفی طور سے مشاہدے میں آجاوے“

اسی جلد کے مکتوب ۴۴ میں فرماتے ہیں کہ۔

بہترین مصقلہا برائے ازالہ آں زنگ اتباع سنت سنیہ مصطفویہ است علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیہ (مکتوب ۴۴)

”غیر اللہ کی محبت دور کرنے میں سب سے اچھا آلہ اور تجویز اتباع سنت نبوی ہے“

جلد دوئم کے مکتوب ۲ میں علماء اور صوفیا کے اعمال کا ذکر فرماتے ہیں کہ:

نصیب علمائے ظواہر از ایں متابعت سید المرسلین بعد از تصحیح عقائد علم شرائع و احکام ست و عمل بمقتضائے آں علم۔ و نصیب صوفیائے علیا با آنچہ علماء دارند احوال مواجید ست و علوم و معارف۔ و نصیب علماء راسخین کہ ورثۂ انبیاء اند علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات با آنچہ علماء ظواہر دارند و با آنچہ صوفیا با آں ممتاز اند۔"
(مکتوب ۱۳)

علمائے ظاہر کا حصہ یہ ہے کہ بعد تصحیح عقائد پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کی تابعداری کرتے ہیں اور صوفیائے کرام کا حصہ علماء کے حصے کے علاوہ احوال اور مواجید ہیں (جو انہیں کشفی طور پر وارد ہوتے ہیں) اور علوم حقہ اور معارف اور علماء راسخین کا جو انبیاء علیہم السلام کے حقیقی وارث ہیں یہ ہے کہ دونوں (علماء ظاہر اور صوفیا) کے حصوں کو جمع کر لیتے ہیں (یعنی احکام ظاہری کی پابندی کے علاوہ باطنی صفائی بھی انہیں اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے۔"

ایسا ہی حضرت مخدوم جہانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز اپنی مشہور کتاب فتوح الغیب کے مقالہ ۳۶ میں فرماتے ہیں کہ:

اجعل الکتاب والسنة امامک وانظر فیہما واعمل بہما ولا تغتر بالقال والقیل والہوس قال اللہ تعالیٰ وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا واتقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب واتقوا اللہ ولا تخالفوہ فتترکوا العمل بما جاء بہ وتخترعوا لانفسکم عملا وعبادۃ کما قال اللہ جل وعلا فی حق قوم ضلوا عن سواء السبیل

کتاب اللہ (قرآن شریف) اور سنت مطہرہ کو اپنا امام بناؤ اور انہی پر غور و فکر کیا کرو اور انہی پر عمل کیا کرو اور ادھر ادھر کی قیل و قال اور بیہودہ وسوسوں سے فریب نہ کھایا کرو خدا فرماتا ہے جو کچھ تم کو رسول علیہ السلام دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں ہٹ رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس کی مخالفت نہ کرو کہ جو احکام اللہ کے رسول علیہ السلام

ورھبانیۃ ن ابتدعوھا ما کتبناھا علیھم ثم انہ تعالیٰ زکی عز وجل نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم ونزھہ من الباطل والزور فقال وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ ای ما آتاکم بہ من عندی لا من ھواہ ونفسہ فاتبعوہ ثم قال ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ فبین ان طریق المحبۃ اتباعہ صلی اللہ علیہ وسلم قولاً وفعلاً الخ (فتوح الغیب مقالہ ۳۶)

لائے ہیں اُن پر عمل کرنا چھوڑ دو اور اپنے پاس سے بدعتیں ایجاد کرنے لگو جیسا کہ خداوند تعالےٰ نے گمراہ قوم (عیسائیوں) کے حق میں فرمایا ہے کہ اُنہوں نے رہبانیت (ترک دنیا) کی بدعت نکالی۔ ہم نے انپر فرض نہ کی تھی پھر خدا نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو باطل اور جھوٹ سے پاک بتلایا اور فرمایا کہ وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا بلکہ جو اُس کی طرف وحی کیجاتی ہے اُسی سے بولتا ہے

یعنی جو کچھ وہ تمہارے پاس لایا ہے وہ میرے پاس ہی سے ہے۔ اوسکی اپنی خواہش سے۔ پھر خدا نے فرمایا اے نبی تو کہہ اگر تم اللہ سے محبت کا دعوےٰ کرتے ہو تو میری تابعداری کرو خدا تمسے محبت کریگا۔ پس واضح کرکے بتلا دیا کہ محبت کا طریق صرف یہی ہے کہ ہر ایک قول اور فعل میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کیجاوے"

الغرض ایسے جلیل القدر بزرگوں کی شہادتوں سے جو امر ثابت ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ شریعت کے دو حصے ہیں۔ ظاہر اور باطن۔ یعنی ظاہری اعمال نماز روزہ وغیرہ اور باطنی تعلقات خداوندی جو بندوں کو خالق سے وابستہ کرتے ہیں ظاہری اعمال کی درستی اور اُنکے قواعد بتلانا تو ظاہری علماء کا کام ہے۔ باطنی تعلقات کی پختگی اور درستی صوفیائے کرام کی صحبت کا اثر ہے لیکن کون صوفی ہے؟ وہ نہیں جو صوف کے کپڑے پہنتے ہوں بلکہ وہ جنکا تعلق باطنی خدا سے مضبوط ہو یا یوں کہو کہ صوفی وہ ہے جو شریعت کے دونوں حصوں (ظاہری اور باطنی) پر عامل ہو پس ایسی تصوف اور ایسی طریقت سے کون انکاری ہے؟ اللھم سقہ نفسہ ورزقنیہ اللہ وجعلنی ممن یحبونہم المحبۃ ذوقی حیث وجب من جمیل دحب

عمل تقربنی الی حبک

پس تصوف ہی پر عمل کرنے یا یوں سمجھئے کہ صوفی بننے کی تاکید کرنے کو خدا تعالیٰ فرماتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً (یعنی اے مسلمانو پورے اسلام پر عمل کرو یعنی ظاہر باطن شریعت کے دونوں حصوں کی تکمیل کرو ورنہ ظاہری ارکان کسی کام نہ آوینگے۔ بغیر تصوف یعنی بغیر اخلاص کامل جو ارکان شریعت ادا کئے جاتے ہیں انکی نسبت خداوند تعالےٰ نے صاف فرمایا ہے کہ:۔

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ؛

"یہ کوئی نیکی کا کام نہیں کہ مشرق کو یا مغرب کو منہ پھیرا کرو"

(یعنی بغیر اخلاص اور بغیر تکمیل حصہ باطن نماز ادا نہ کرو) کسی اہل دل نے اسی معنی کیطرف اشارہ کرکے کہا ہے

نماز جاہلاں سجدہ سجود ست　　نمازِ عاشقاں ترک وجود ست

یعنی کامل بندوں کی نماز میں بڑا جز اخلاص کامل ہوتا ہے وہ اُس کی تکمیل پر زیادہ زور دیتے ہیں اور ذرہ ذرہ ظاہری ارکان پر نہیں لڑا کرتے کہ کسی شخص نے رفع یدین یا آمین بالجہر کر دی تو بس آگ بگولہ ہوگئے اور حکم دیا کہ اسکے ساتھ مل کر نماز جائز نہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ وہ ظاہری ارکان ادا ہی نہیں کرتے کلا وحاشا وکلا۔

اس امر کی شاہد کہ تصوف سے باطنی تعلق کی تکمیل کیونکر ہوتی ہے) حضرت حجۃ الاسلام الہند شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہ رسالہ ہمعات میں فرماتے ہیں:۔

"ہیچ چیز در تحصیل این معنی از ملاحظہ محاذیہ بین العبد و عبدہ چنانچہ در حدیث قسمت الصلوٰۃ بینی و بین عبدی بداں اشارت ست نافع ترنیست" (صفحہ ۱۹)

عبارت مرقومہ کا مطلب بتلانے سے پہلے اُس حدیث کا مضمون بتلانا ضروری ہے جسکی طرف شاہ صاحب نے اشارہ کیا ہے۔

حدیث قدسی میں آیا ہے کہ خدا فرماتا ہے میں نے نماز کو اپنے میں اور اپنے بندے
میں تقسیم کر دیا ہے۔ میرا بندہ جب الحمد للہ کہتا ہے تو میں کہتا ہوں حمدنی عبدی
(میرے بندے نے میری حمد کی) اور جب الرحمٰن الرحیم کہتا ہے تو خدا فرماتا
ہے اثنیٰ علی عبدی (میرے بندے نے میری تعریف کی) اور جب مالک یوم
الدین کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے مجدنی عبدی (میرے بندے نے میری بزرگی
بیان کی ہے اور جب ایاک نعبد وایاک نستعین کہتا ہے تو خدا فرماتا ہے
ھذا بینی وبین عبدی ولعبدی ما سأل (یہ میرے اور میرے بندے میں مشترک
ہے کیونکہ میری تعریف ہے اور بندے کی دعا ہے اور جو بندے نے مجھ سے طلب
کیا ہے وہ اسکو ملیگا) اور جب کہتا ہے اھدنا الصراط المستقیم آخیر تک تو خدا
فرماتا ہے کہ ھذا لعبدی ولعبدی ما سأل (یہ میرے بندے کی دعا ہے اور
جو بندے نے سوال کیا ہے وہ اسکو ملیگا)۔

یہ ہے مضمون حدیث شریف کا جسکی طرف شاہ صاحب نے اشارہ فرمایا ہے کہ
دل کی کدورت کو دور کرنے اور صفائی حاصل کرنے کے لئے اس سے زیادہ مفید کوئی
چیز نہیں کہ بسبب فرمودہ سرور کائنات نماز میں ہر ایک کلمہ پر نمازی یہ خیال رکھے
کہ خدا کی طرف سے مجھے جواب ملتا ہے کہ حمدنی عبدی وغیرہ ذلک اس طرح غور و فکر
کے ساتھ نماز پڑھنے سے دل میں اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل ہوتی ہے یہ تو ایک
مثال ہے اسی طرح تمام کاموں کو سمجھنا چاہئے اسی نیک عادت کے مضبوط اور مستقل
کرنے میں نیک لوگوں کی صحبت کو دخل ہے یہی وجہ ہے کہ خداوند تعالے نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا ہے یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم
الکتاب والحکمۃ (یعنی خدا نے اپنا رسول بھیجا ہے جو اسکے احکام لوگوں کو سناتا ہے
اور انکو پاک کرتا ہے کتاب اور دانائی کی باتیں سکھاتا ہے) تعلیم اور وعظ کے
علاوہ تزکیہ کا لفظ بھی جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت فرمایا گیا ہے
تصوف کی اصل الاصول ہے یہی تزکیہ تصوف اور طریقت کے قواعد سے حاصل

ہوتا ہے یعنی اندیشہ فی صنف فی جسکا اثر یہ ہوتا ہے کہ آدمی اپنے پروردگار کی عبادت دل لگا کر اور ہمہ تن متوجہ ہو کر کرتا ہے۔ دنیا و مافیہا سے بے خبر رہتا ہے ہر وقت اُس کو یہی دھن رہتی ہے کہ میرا مالک مجھ سے راضی ہو جائے اور میں دنیا سے خسارہ کے ساتھ واپس نہ جاؤں۔

نیک صحبت یا صوفیائے کرام کی مصاحبت کی مثال ایسی سمجھو کہ ایک شخص نا مستند کی عبارت بطور خود لکھتا ہے کوئی حرف غلط لکھتا ہے تو کوئی صحیح بھی لکھ لیتا ہے غرض اس کی تحریر ایسی تو ہوتی ہے کہ مضمون سمجھ میں آسکے لیکن کسی سرکاری دفتر میں کام نہیں کر سکتا جبتک کہ بہت بڑی مشق اور مہارت پیدا نہ کرلے۔ یا یوں سمجھو کہ ایک شخص نے پہلوانوں کے تمام داؤ پیچ ایک ہی دن میں سیکھ لیے لیکن وہ اتفاقیہ کسی بڑے مشاق پہلوان سے مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ٹھیک اسی طرح سمجھو کہ انسان پر بعض دفعہ جو ایک حالت وارد ہوتی ہے کہ وہ دنیا کو بالکل فضول سمجھ کر گھڑی دو گھڑی تک ہمہ تن خدا کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے مگر یہ حالت اس کی غیر مستقر ہوتی ہے۔ اسی حالت غیر مستقرہ کو مستقر کرنے میں نیک لوگوں کی صحبت کو دخل ہے۔ اسلئے صحابہ کرام جو سید الانبیاء کے صحبت یافتہ تھے تمام مسلمانوں سے افضل ہیں۔

نتیجہ تصوف و طریقت

اس تمام تقریر سے جو اوپر بیان ہوئی ہے یہ امر بالوضاحت ثابت ہوتا ہے کہ صوفیائے کرام و اولیائے عظام کی محبت اور اُن کی تعظیم و تکریم ایمان کی علامت ہے اور اُن سے بغض و عناد رکھنا گمراہی اور ضلالت ہے کیونکہ اولیاء اللہ اور صوفیائے کرام شریعت کا ایک صحیح نمونہ ہیں بلکہ ان

سمجھے کہ شریعت کی انہوں ہی نے تعمیل کر کے دکھائی ہے پھر کیا جو شخص شریعت کی پابندی کرے بلکہ اسکا صحیح نمونہ ہو اُس سے کینہ و عداوت رکھنے والا ایمان دار اور مسلمان ہو سکتا ہے؟ حاشا وکلّا۔ حدیث قدسی میں ہے :-

من عادی لی ولیاً فقد اٰذنتہ بالحرب (الحدیث)	خدا فرماتا ہے جو کوئی میرے ولی سے عداوت رکھے میرا اُس سے اعلان جنگ ہے۔

اسلیئے کہ سرکاری سپاہی کی توہین اور تذلیل کرنا کون نہیں جانتا کہ بادشاہ سے مقابلہ کرنے کے برابر ہے مگر غور طلب بات یہ ہے کہ تعظیم و تکریم کے کیا معنی ہیں۔ عیسائی اور مسلمان دونوں قومیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم کرتی ہیں مگر دونوں کی تعظیم میں بڑا فرق ہے۔ عیسائی تو حضرت عیسیٰ کو خدا اور خدا کا بیٹا اور خود سمجھنا تعظیم جانتے ہیں مگر مسلمان ایسی تعظیم کو کفر کہتے ہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود ایسی تعظیم سے منع فرمایا ہے پس ثابت ہوا کہ تعظیم و تکریم وہی درست اور صحیح ہے جو اُن بزرگوں کے منشاء کے مطابق ہو پس آجکل جو بزرگوں کی تعظیم و تکریم میں خود ان بزرگوں کے خلاف منشاء زیادتیاں ہو رہی ہیں وہ ہرگز تعظیم نہیں بلکہ بے ادبی ہے جس سے ناحق اُن بزرگوں کو قیامت کے دن خدا کے سامنے جوابدہی لازم ہوگی جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر صلحا کی بابت قرآن شریف میں مذکور ہے :-

وَیَوْمَ یَحْشُرُهُمْ وَمَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَیَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ اَضْلَلْتُمْ عِبَادِیْ هٰٓؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِیْلَ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ یَنْۢبَغِیْ لَنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ مِنْ اَوْلِیَآءَ وَلٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَاٰبَآءَهُمْ حَتّٰی نَسُوا الذِّكْرَ وَكَانُوْا قَوْمًا بُوْرًا (سیپارہ ۱۸ ع ۱۷)	اور جس روز اللہ انکو اور انکے معبودوں کو جنکو یہ لوگ اللہ کے سوا پوجتے تھے سب کو جمع کریگا تو کہیگا کیا تم نے میرے ان بندوں کو گمراہ کیا تھا کہ تم سے دعائیں مانگتے رہے) یا وہ خود ہی گمراہ ہوئے۔ وہ کہینگے کہ خداوندا! تو پاک ہے ہمیں تو خود لائق نہیں تھا کہ ہم تیرے سوا کسی کو

اپنا متولی سمجھیں مگر تو نے انکو اور انکے باپ دادوں کو فراخی دی تھی اسلئے یہ لوگ نصیحت کو بھول گئے اور تباہ ہو گئے۔

بڑی بے ادبی جو بزرگانِ دین اور اولیاء کرام کی کیجاتی ہے یہ ہی جو اُن کے خلاف منشاء اُن سے استمداد اور حاجت روائی طلب کیجاتی ہے مثلاً تکلیف کیوقت یہ وظیفہ پڑھنا کہ امداد کن امداد کن۔ از بند غم آزاد کن۔ در دین و دنیا شاد کن یا شیخ عبد القادر۔ یا شیئاً للہ یا عبد القادر جسکے معنی ہیں یا پیر صاحب امداد کیجیے جسکی کوئی تعیین بھی نہیں کہ وہ کیا ہے سراسر ان کے خلاف منشاء ہے کیونکہ حضرت محبوب سبحانی مخدوم جیلانی شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب فتوح الغیب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث نقل کرتے ہیں جسکے الفاظ یہ ہیں کہ

اذا سألت فاسئل الله واذا استعنت فاستعن بالله ولو جهد العباد ان ينفعوك بشئ لم يقضه الله لك لم يقدروا عليه ولو جهد العباد ان يضروك بشئ لم يقضه الله عليك لم يقدروا۔ والى ان قال فينبغى لكل مؤمن ان يجعل هذا الحديث مرآة لقلبه وشعاره ودثاره وحديثه فيعمل به فى جميع حركاته وسكناته حتى يسلم فى الدنيا والآخرة ويجد العزة فيهما برحمة الله عز وجل۔ (فتوح الغيب مقاله ۴۲ م)

ما سأل الناس من سأل الا الجهله

جب تم سوال کرو اللہ ہی سے کیا کرو اور جب تم مدد چاہو اللہ ہی سے چاہو اگر تمام بندے تمہیں کسی قسم کا نفع پہنچانا چاہیں جو خدا نے تمہاری قسمت میں نہیں کیا تو کبھی بھی تمہیں نفع نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر تمام بندے ملکر کوشش کریں کہ تمہیں کسی قسم کا نقصان پہنچائیں جو خدا نے تمہارے مقدر میں نہیں کیا تو کبھی نہیں پہنچا سکتے۔ اس حدیث کے نقل کرنے کے بعد پیران پیر صاحب فرماتے ہیں کہ ہر ایک ایماندار کو لازم ہے کہ اس حدیث کو اپنے دل کا شیشہ بنالے اور اس

بالله عزوجل وضعف ایمانہ ۔
(مقالہ ۳۴)

نیچے اوپر کا اوڑھنا اور تمام حرکات سکنات میں اہلِ حدیث کو اپنا دستورالعمل

بنائے تاکہ دنیا اور آخرت میں سلامت رہے اور دونوں جہانوں میں اللہ کی رحمت سے حصہ لے سکے۔" مقالہ ۴۴ میں فرماتے ہیں کہ جو کوئی اللہ کے سوا کسی مخلوق سے سوال کرتا ہے وہ خدا سے ناواقفی اور ضعفِ ایمان کی وجہ سے کرتا ہے یعنی ایسے شخص کو خدا کی معرفت نہیں اور اُسکا ایمان کمزور ہے۔"

اِن عبارات سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت ممدوح رحمۃ اللہ علیہ کو ہرگز منظور نہیں کہ کوئی شخص اُن سے استمداد کرے یا اُنکے نام کے وظیفے پڑھے یا اُٹھتے بیٹھتے یا شاہ جیلان یا شیئاً للہ کہے پس جس طرح حضرت عیسٰی علیہ السلام کے خلاف منشا تعظیم درِ اصل تعظیم نہیں بلکہ توہین ہے اسی طرح حضرت مخدوم جیلانی قدس سرہ العزیز کی ایسی تعظیم جو آجکل جاہل لوگ کرتے ہیں بوجہ اُن کے منشاء کے مخالف ہونے کے ہرگز تعظیم نہیں بلکہ خلاف اور شقاق ہے۔

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ جب اولیاء اللہ سے امداد طلب نکیجائے تو پھر اُن کی بزرگی ہی کیا ہے اُنکی بزرگی کے معنے ہی کیا ہوئے؟

افسوس ہے کہ مسلمانوں کی سادگی کی یہاں تک نوبت پہنچ چکی ہے وہ یہ نہیں جانتے کہ یہ کیا اولیاء اللہ کی فضیلت کم ہے کہ اُنکی تابعداری کا ہم کو حکم ہے وہ خدا کے نیک بندے ہیں اُنکی دعائیں اکثر خدا قبول فرماتا ہے وہ قبر اور قیامت کے عذاب سے محفوظ ہیں چنانچہ خدا تعالٰے فرماتا ہے وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ۔ یعنی نیک بندے قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے بیخوف ہونگے۔" یہ نہیں کہ اُن کو خدائی میں کسی طرح کا دخل ملگیا ہے۔ خداوند تعالٰے فرماتا ہے سُبْحَانَ الَّذِیْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمٌ۔ پاک ہے وہ ذات جسکے قبضے میں سب چیزوں کا اختیار ہے اور وہ سب مخلوق کو جانتا ہے

خلاصہ یہ کہ اولیاء اللہ کی محبت ایمان ہے اور عداوت اور مخالفت بے ایمانی کا

نشان ہے۔ ایسا ہی برخلاف حکم قرآن و حدیث اور اُن کے منشاء کے مخالف اُن سے استمداد کرنا اور اُٹھتے بیٹھتے اُن کے نام کا وظیفہ پڑھنا بھی اسلام اور ایمان کے خلاف ہے۔ مولوی خرم علی بلہوری مرحوم نے کیا ہی اچھا کہا ہے ؎

نظم

ارے لوگو زبان اپنی کو روکو
بزرگوں سے نہیں انکار ہم کو
خدا لعنت کرے اُس روسیاہ پر
کہ جس کے دل میں ہو بغض پیمبر
جسے کچھ بغض سا ہے اولیا سے
ہمیشہ ابر لعنت اُس پہ برسے
پر اتنا اور بھی سن رکھو حضرت!
جو حق پر نا چلے اُس پر بھی لعنت

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا

اے ہمارے پروردگار ہمیں اور ہمارے بزرگوں کو جو پہلے ایماندار گزر چکے ہیں بخش دے

تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِّلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ

اور ہمارے دلوں میں ایمانداروں کا کینہ پیدا نہ کر اے ہمارے مولا تو ہی

رَءُوفٌ رَّحِيمٌ

بڑا مہربان رحم کرنیوالا ہے

آمین

مسدس در بیان توحید

تجھے اے بوالہوس کیا ہو گیا ہے
جب تک کیوں اُدھر بدر رو بھٹک رہا ہے
خدا فرما چکا قرآن کے اندر
ولی ہو کہ نبی سب التجا ہے
مرے محتاج ہیں پیر و پیمبر
نہیں کیا ابتک تو نے سنا ہے

وہی دیوے جسکو چاہے عزت و جاہ
اُسے جو چاہے جسے خوار و ذلیل آہ
نہیں طاقت سوا اُسکے کسی میں
مصیبت میں آسکے تو تم جا [illegible]
کہ کام آوے تمہارے کچھ نہیں ہیں
مگر اُنہو کی صورت تو ہو گمراہ

[illegible] تیری تو [illegible]
جو ناحق مانگتا پھرتا ہے در در
جو خود محتاج ہو وہ دیویگا کیا
ولی اور غوث اور سارے پیمبر
بھلا اُس سے مدد کا مانگنا کیا
بابا شک جانیں ہیں محتاج داور

[illegible] شیطان نے بہکایا [illegible]
اگرچہ ہے بہت [illegible] الزام
[illegible] کوئی بھی [illegible]
مگر [illegible] صبح اور شام
یہی ہے شرک یارو اس سے بچو
کہ ہے افسوس [illegible] اہل اسلام

[illegible] مسلم جانکر بھی
[illegible] جنت [illegible]
خبر قرآن میں [illegible]
سنو [illegible] شرک کو سمجھیں [illegible]
نہ بخشیگا خدا مشرک کو [illegible]
دو یہ یاد رکھیں خوب وہ بھی

[illegible] مصطفےٰ عالم کے سردار
رحیم [illegible] معصیت [illegible]
معاذ اللہ جسے اُسنے نہ بخشا
[illegible] اُس سے [illegible]
[illegible] جہنم میں پڑیگا
نہ بخشیگا خدا اور خدا اُسکو [illegible]

[illegible] دلیل ایمان
غنیمت کہلاتی ہو صاحب مسلمان
اگر قرآن کو سچ جانتے ہو
تمہارا دعوی ایمان [illegible]
تو پھر تم [illegible]
سمجھتے ہیں [illegible] ایمان

[illegible] نبی کی
کہیں حسنین [illegible] گاہ علی کی
تمہیں یہ طور [illegible] سکھایا
کہیں پیر [illegible] اور [illegible]
پیمبر نے کہاں ہے یہ بتایا
[illegible] شیطان کے وصی کی

[illegible] ہرگز مصطفےٰ کا
نہ اصحاب کرام باصفا کا
ہے شیطان دشمن اولاد آدم
نہ اہل اجتہاد پارسا کا
سکھاتا ہے وہی راہ جہنم
مطیعان طریق مجتبےٰ کا

[illegible] مکر و دغا ہے
جہاں بھر کو یہ اُسکا مدعا ہے
کسی کو بت پرستی ہے سکھاتا
کوئی کب اُس سے آ سکتی بچا ہے
کسی کو ہے وہ قبر پر جھکاتا
جہاں کو در ہم و برہم کیا ہے

[illegible] کافرونکو [illegible]
[illegible] تعظیم
غرض اللہ سے وہ نوکو روکا
مسلمانو نکو دیکھا اُس نے [illegible]
بھلا کر راہ [illegible]
اُنہیں [illegible] قبر [illegible] تعلیم

[illegible] اللہ اکبر
مشابہ کافرونکے ہو گئے پر
مسلمانو ذرا سوچو تو دل میں
خیال اتنا نہیں تمکو برادر
پھنسے ہو کس طرح تم [illegible]
کہ اُس سے گر گئے ہیں [illegible]

[illegible] ہو جاکے [illegible]
خدا کو بھول بیٹھے [illegible]
[illegible] غفلت میں [illegible]
پکارا الاولیاء کو دن [illegible]
خدا کو [illegible]
لیا نام خدا [illegible]

نہیں ہے تاب اور طاقت کسی کی
تمہیں نفع و ضرر ہو تجھ سے کچھ بھی
وہ مالک ہے سب آگے اسکے لاچار
جو چاہے وہ دے کیا ہے نفسی
نہیں ہے کوئی اسکے گھر کا مختار
نہیں ہے یہ جگہ دم مارنے کی

خدا ایسا کون ہے مصطفیٰ توانا
ہر اک شے کی امید اس سے دانا
وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے
سمجھ کیا ہو گئی تیری روانا
جیسے تم مانگتے ہو اولیا سے
میاں یا ہو گیا ہے تو دیوانا

عجائب جہل ہے عالم میں پھیلا
جو مانیں حق کو سو وہ بات کیا ہے
بیان شرک سن کہتے ہیں کیا ہے
جو سمجھا دیں انہیں سیدھا تو الٹا
کہ منکر ہیں بزرگوں سے بابا شک
سمجھتے ہیں کیا ایسوں کو مولا

بتاتا ہے کوئی منکر نبی سے
کوئی حسنین سے کوئی علی سے
ارے لوگو زبان اپنی کو روکو
کوئی بکتا پھرے ہے بیخودی سے
بزرگوں سے نہیں انکار ہم کو
اجی حضرت یہ منکر ہیں ولی سے

نہیں انکار گر ہو تابعی کا
تو پھر کیوں جانتے ہیں اختیار [illegible]
خدا لعنت کرے اس [illegible] پہ
مسلماں ہی کہلاتے ہیں ہم اے [illegible]
کہ ہے سب کے واسطے ہے لعنت ہمیشہ
لئے لیتا تو ہے یہ قول بیجا

جو ہو تجھ دشمن آل پیمبر
تو ہے تیری طرح بھی شاد ہوگا
جیسے ہو بغض آل مصطفیٰ کا
یہ محرم کو مناتے عید کرکر
خدا اسکو کرے دوزخ کا کندہ
خدا لاتے یہ بحث ہے گر زبان پر

بعد اگر جانے حضرت علی کو
تو کیوں کہتے ہیں ہم پھر [illegible]
جیسے اصحاب حضرت [illegible]
خدارا اہل بیت سے آشنا ہو لو
ہے یہ محرم خدا کی اسپر پھٹکار
ذرا یہ قول مولانا کا سن لو

خدایا مشرکوں کو کچھ تو سمجھا دے
نہ جو رب [illegible] تابعی زہرا
جیسے کچھ بغض ہو دے اولیا
نہیں ہے [illegible] ہم کو انکار
عقیدہ ہے لعنت کا اسکے
رکھے حق دور ہمکو اس سے

جو ہے معنی آیات محکم
دیا ماننے [illegible] قول فخر اور
اور اتنا تو کبھی سن [illegible]
دیا نہ شبہ [illegible] سمجھے ہیں ہم
جو حق پر جلے اسپر لعنت
دکھاوے حق اسے [illegible]

نصیحت کر [illegible] ہم گئے ہار
اثر ہوتا نہیں [illegible] کو زنہار
ہمارا کام سمجھانا ہے یارو
یہ پھر بھی کہتے ہیں [illegible] منکر
اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو
خدارا چھوڑ دو [illegible] کفار

اگر مانو تو اس میں بہتری ہے
نہ مانو گے تو پھر جا گرو ہی ہے
تو اپنی حال میں کچھ سوچ [illegible]
تمہیں تو شر [illegible] کسی کی [illegible]
زباں اب بند کرتا [illegible] اعلم
یہاں خود اپنے سر آئی ہے

(شریعت کا کوڑا)

تمت

فہرست کتب موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی اردو پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی ترجمہ بامحاورہ کے ساتھ ہیں دوسرے میں ترجمہ کے الفاظ کو تفسیر میں لیکر شرح کی گئی ہے نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ و نقلیہ دیے گئے ہیں ایسے کہ باید و شاید۔ تفسیر سے پہلے ایک مقدمہ ہے جسمیں کئی ایک زبردست دلائل عقلی و نقلی سے آنحضرت کی نبوت ثابت کیا ہے ایسا کہ مخالف کو بھی بشرط انصاف بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ تفسیر سات جلدوں میں پوری ہوگی جنمیں سے پانچ جلدیں تیار ہیں چھٹی زیر طبع ہے۔

جلد اول قیمت ۱۲؍ جلد دوم قیمت ۱۲؍
سوم ۱۲؍ چہارم ۱۲؍
پنجم ۱۲؍ پانچوں جلدوں کی ایکدفعہ خریداری مع محصولڈاک ۵ روپیہ

دلیل الفرقان بجواب اہل القرآن مولوی عبد اللہ چکڑالوی اہل قرآن کے مفصل رسالہ متعلقہ نماز کا کامل جواب ۲؍

تقابل ثلاثہ ـ توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ قرآن مجید کی فضیلت ثابت کیگئی ہے عیسائیوں کی بحث کا انقطاعی فیصلہ مع محصولڈاک عمر

ہوشیار ہو المسلمین ـ مسلمانوں کو فرقہ بندی سے منع کرنیوالا رسالہ ۱؍

آیات متشابہات اصول تفسیر اور آیات متشابہات کی تحقیق ۳؍

تہذیب نسواں لڑکیوں کے فرائض ۱؍

فتوحات اہلحدیث ـ چیفکورٹ ہائیکورٹ بنگال اور انگلستان میں اہلحدیث کی تائید میں جو فیصلے ہوئے ہیں اُن کو جمع کیا گیا ہے ۴؍

مرقع قادیانی ماہوار رسالہ کے ۱۵ نمبروں کا مجموعہ ـ مع محصول عمر

الہامی کتاب وید و قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی بحث ـ ۶؍

ہفوات مرزا ـ مرزا کے مضامین متناقضہ ۱؍

رسالہ مسلمان امرتسر

آجکل اسلام پر ہر چہار طرف سے حملے ہو رہے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔ عیسائی۔ ہندو۔ آریہ۔ اور دیگر قومیں جس طرح اسلام پر نکتے اعتراضات کرتے ہیں وہ سب کو معلوم ہیں اس لئے بہت ضروری ہے کہ مسلمانوں کیطرف سے ان حملات کے باقاعدہ جوابات دیئے جائیں۔ اسی غرض کیلئے یہ رسالہ (مسلمان) جاری ہوا ہے۔ جو ہر مہینے کی پندرہ تاریخ کو زیر ایڈیٹری مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) شائع ہوتا ہے۔ مولانا موصوف کا زور قلم اہل ملک سے مخفی نہیں۔ اس رسالہ میں اسلام کی خوبیوں کا اظہار اور مخالفین اسلام کے اعتراضات کے معقول جوابات دیئے جاتے ہیں پس اسلام کے بہی خواہ اور ترقی چاہنے والوں سے امید ہے کہ اس رسالہ کی دل سے قدر کر کے بہت جلد خریداری کی درخواست بھیجینگے۔ قیمت سالانہ عہ/ — منیجر مسلمان امرتسر

اخبار اہلحدیث امرتسر

یہ اخبار کیا ہے؟ مجمع البحرین ہے یعنی دین و دنیا کا مجموعہ ۱۸×۲۲ کے ۱۶ بڑے صفحوں پر ہفتہ وار ہر جمعہ کو اہلحدیث پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے جسمیں مضامین مذہبی۔ اخلاقی۔ مسائل فتوے اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات وغیرہ درج ہوتے ہیں اور ایک دو صفحوں پر دنیا کی چیدہ چیدہ خبریں بھی درج ہوتی ہیں۔ غرض یہ اخبار توحید و سنت کا حامی۔ شرک و بدعت کا دشمن مخالفین کے سامنے ڈھال کا کام دینے والا۔ دنیا کی چیدہ چیدہ خبریں بتلانے والا ہے

قیمت سالانہ تین روپے (۳ ؎)

نمونہ کا پرچہ جوابی کارڈ آنے پر مفت بھیجا جائیگا۔

المشتہر

منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر